کیا ہر عورت کو اس کے شوہر کی ٹیڑھی پسلی سے بنایا گیا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہمارے معاشرے میں یہ مشہور ہے کہ عورت کو مرد کی ٹیڑھی پسلی سے بنایا گیا ہے۔ کیا ہر عورت کو اس کے مرد یعنی اس کے شوہر کی ٹیڑھی پسلی سے بنایا گیا ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ بات صرف حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے متعلق ہے کہ انہیں آدم علیہ السلام کی ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "استوصوا بالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شیئ فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء" ترجمہ : عورتوں سے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور یقیناً پسلی کا ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا ہے، تو اگر اسے سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے، اور اگر چھوڑ دو تو ٹیڑھا رہے گا، لہٰذا عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، ج : 5، ص : 1987، ط : دار ابن کثیر)

اس کی شرح فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں : "وکأن فیہ إشارۃ إلی ما أخرجہ بن إسحاق في المبتدأ عن ابن عباس إن حواء خلقت من ضلع آدم الاقصر الأیسر وھو نائم وکذا أخرجہ ابن أبي حازم وغیرہ من حدیث مجاھد" ترجمہ : گویا کہ اس میں اس کی طرف اشارہ ہے جسے امام اسحاق نے مبتدا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سو رہے تھے تو حواء رضی اللہ عنہا ان کی بائیں اوپری پسلی سے پیدا ہوئیں، اسی طرح ابن ابی حازم وغیرہ نے مجاہد سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی۔ (فتح الباری شرح البخاری، ج 9، ص 253، دار المعرفۃ۔ بیروت)

مذکورہ حدیث کے تحت کوثر الجاری میں ہے: "يشير إلى أصلهن وهو خلق حواء من ضلع آدم فسرى ذلك السر في بناتها" ترجمہ: اس حدیث میں اشارہ عورتوں کی اصل کی طرف ہے یعنی حضرت حواء کا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے بننا، اور یہ چیز ان کی تمام بیٹیوں میں سرایت کر گئی۔ (کوثر الجاری، ج08، ص500، داراحیاء التراث العربی)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ روح المعانی میں لکھتے ہیں: "ويفهم من كلامهم أن هذا الخلق لم يقع هكذا إلا بين هذين الزوجين" ترجمہ: علماء کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی تخلیق صرف اسی جوڑے کے درمیان واقع ہوئی۔ (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم، ج2، ص393، دار الکتب العلمیۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0406

تاریخ اجراء: 13 صفر المظفر 1446ھ/19 اگست 2024ء